© rasailojaraid.com

ساتھ ہی اس بحث کو ختم کیا جاتا ہے کیونکہ اس مکتوب کے بعد بحث کو مزید آگے بڑھانے کی ضرورت باقی نہیں رہی اس کے ساتھ ہی ہم ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے اہل علم کی روایت کو نبھاتے ہوئے اپنی غلطی کے اعتراف میں کوئی جھجھک محسوس نہیں کی جس سے ان کے علمی وقار اور احترام میں یقیناً اضافہ ہوا ہے ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت وعافیت کے ساتھ اپنا علمی سفر جاری رکھنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔ آمین یا الہ العالمین۔ (ادارہ)

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا خط

باسمہ تعالی حامدا ومصلیا

محترم جناب ایڈیٹر صاحب ماہنامہ صدائے اسلام پشاور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کے مؤقر رسالے سے بدقسمتی ہے فرانس جیسے دور دراز ملک میں واقف نہ ہوسکا تھا۔ اب ایک دوست نے اس کے جولائی ۹۰ء کے چند اوراق بھیج کر میری توجہ اس کی طرف منعطف کرائی ہے فوراً آپ کو یہ عریضہ بھیج رہا ہوں کامل پتہ پاس نہ ہونے سے معلوم نہیں پہنچے گا یا نہیں

میری عمر پچاسی سال سے متجاوز ہوگئی ہے (محرم ۱۳۲۶ھ کی ولادت ہے) اس لیے یقیناً عقل بھی سٹھیا گئی ہے ادارہ تحقیقات اسلامیہ میں نیک نیتی سے جو مضمون لکھا تھا وہ غلط ہوسکتا ہے کہ انسان ہوں الحق یعلو ولا یعلی علیہ حق بات کا بول بولا ہوسکتا ہے انسانوں کا نہیں آپ کے ناظرین میری نہیں اہل علم کے فیصلے کی تعظیم کریں۔

فرنگستان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جہاں آئے دن اعتراض ہوتے رہتے ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہتے کچھ تھے اور کرتے کچھ اور مثال کہ قرآن مجید نے چار بیویوں کی تحدید کی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نو بیویاں تھیں اعتراض معقول نظر آتا ہے اس لیے جواب کی ضرورت ہے اگر یہ خصائص نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے تو سر آنکھوں پر، اگر نہیں تو مسکت جواب کی ضرورت ہے۔ اتفاق سے تفسیر طبری وغیرہ پرانی مستند کتابوں میں ایک جواب ملا جس

بقیہ صفحہ نمبر ۵ پر

© rasailojaraid.com